بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم -

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲، ۶، ۱۰، ۱۴، ۱۸، ۲۲، ۲۶، ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی



نمبر ۷

قیمت پیشگی

عوام سے
معاونین سے
باہر
[illegible]

نوٹ

عمر کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے -

نمبر ۴۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ / اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ / رجب ۱۳۲۶ھ | جلد ۱۲

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از تشحیذ الاذہان)

صبر فرمایا کہ وہ بیان کیا ہے اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی انسان کو خدا پر مقدم کر لے جب تک ہر ایک چیز پر خدا کو مقدم نہ کیا جائے تو وہ شرک کہلاتا ہے دیکھو ہمیں دو دفعہ موقع پیش آیا ہے ایک دفعہ تو مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر جب کہ نہایت زور سے دعا مانگی کے بعد الہام ہوا - ان المنایا لا تطیش سہامہا - اور پھر بھی دعا کا سلسلہ جاری رہا تو الہام ہوا کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم - یعنی اے لوگو اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا پھر مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا - کہ ان المنایا لا تطیش سہامہا - اور پھر الہام ہوا کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم - یعنے اس شخص نے مرنا ضرور ہے اور عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تمکو پیدا کیا یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے اسی سے دل لگاؤ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے بت پرستی کے یہی تو معنے نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بت لیکر بیٹھ جائے - اور اسکے آگے سجدہ کرے حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے ہمیں تو بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی - اور اب بھی ہمارا لڑکا مبارک احمد فوت ہو گیا ہے - بلکہ اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک بھی آجائے اور خدا تعالے فرمائے کہ یا ان کی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بخدا ایک منٹ کے لئے یا ایک سکنڈ کے لئے بلکہ اسکے ہزارویں حصہ کے لئے بھی دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ اسکی طرف ہو جائیں اور مبارک احمد کی طرف چلے جاویں اولاد چیز کیا ہے بچپن سے ماں باپ جان فدا کرتی ہے - مگر بڑے ہو کر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس سے گستاخی سے پیش آتے ہیں پھر اگر فرمانبردار بھی ہوں تو دکھ اور تکلیف کے وقت وہ اسکو ہٹا نہیں سکتے - ذرا سا پیٹ میں درد ہو تو تمام عاجز آجاتے ہیں نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ کوئی اور عزیز اگر کام آتا ہے تو صرف خدا - پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فائدہ کیا جس سے شرک لازم آئے خدا تعالے فرماتا ہے - کہ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ - اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو ہو چکی ہے نابود کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا - تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جائیگا خیال بھی کریگا پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر جزع فزع کرتا ہے - وہ بخیل ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا نے اس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے - اور بخیل کی نسبت حدیث میں آتا ہے کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائیگا - پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے - اس کی عبادت نماز روزہ وغیرہ کسی کام کے نہیں - حضرت ایوب کی طرف دیکھو کہ وہ کیسے صابر تھے - خدا تعالے نے انکا ذکر قرآن شریف میں بھی کیا ہے کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے - پہلی کتابوں میں ان کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے - کہ شیطان نے خدا تعالے سے کہا کہ ایوب کیوں صبر نہ کرے کہ اس کو تو مال دیا ہوا ہے دولت دی ہے - غلام دئے ہیں - نوکر چاکر دئے ہیں - اولاد دی

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپ کر شائع ہوا

پوری دی ہے۔ صحت دی ہے تو خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ تو اسکو آزما۔ اسپر پہلے تو انکی بھیڑ بکریاں ماری گئیں پھر اور بڑے بڑے جانور مارے گئے مگر پھر بھی حضرت ایوب نے صبر سے کام لیا اسپر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیون نہ کرے اسپر اسکے غلام بھی مر گئے پھر انہوں نے صبر کیا یہانتک کہ ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہوگیا۔ ایک وہ اور انکی بیوی رہ گئین۔ پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی انکی صحت درست ہے۔ اسپر ان کو جزام ہوگیا یعنی کوڑھ ہوگیا پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔ پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کو آگے سے بھی زیادہ مال و دولت غلام لونڈیاں اور اولاد عطا فرمائی۔ اور صحت بھی عطا فرمائی۔ پس جب انسان صبر سے کام لے تو اسکو سب کچھ ہی مل رہتا ہے انسان کو چاہیئے جو کام کرے۔ خدا کی رضا کے مطابق کرے۔ شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہین کہ ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطا است
اگر خون بفتوے بریزی روا ست

یعنی اگر تم خدا کے منشاء کے برخلاف پانی پیو۔ تو وہ گناہ ہے۔ لیکن اگر اس کے حکم کے مطابق خون بھی کردو۔ تو وہ جایز ہے۔ پس مین تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان کو خواہش کرتا ہے نہ وہ اسکو ملتی ہے۔ نہ خدا کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے۔ لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے۔ اس کو خدا بھی ملتا ہے۔ اور دوسری چیزین بھی ملتی ہین اور اسکو جو خواہش ہوتی ہے۔ وہ پوری ہوکر رہتی ہے۔ **اب میں نے جو کچھ خدا کے لئے کہنا تھا وہ کہہ چکا تمکو چاہیئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔**

خریداران الحکم توجہ کرین

اخبار کی واجب الادا قیمتوں کے لیے بار بار تقاضا کرنا اور یاد دلانا شاید نامناسب امر ہی۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ اس قسم کے معاملات اخبار میں زیر بحث ہوں۔ قومی اخبارات کی فکر بجائے خود قوم کو کرنی چاہیئے اگر وہ انکی ہستی اور زندگی کی ضرورت سمجھتی ہیں تو انکی اعانت اور سرپرستی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرنا چاہیئے۔ معزز اخبار بدر نے تین ہزار سے زیادہ بقایا دکھایا ہے اور الحکم کا بھی اس سے کم نہین ایسی صورت میں خیال کرلو۔ کہ کسقدر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے میں اس سے زیادہ کچھ نہین کہتا۔ کہ اگر قومی حمیت کوئی چیز ہے۔ تو اسکی قدر کی جائیگی اور اعانت کے م

مختصر نوٹ

وکیل لکھتا ہے۔ اسلام نے قسم کہانے کی سخت ممانعت کی ہے قسم کہانے والوں کو ذلیل قرار دیا ہے اور ان کی بات نہ ماننے کی ہدایت کی ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ ولا تطع کل حلاف مھین ہر ایک ذلیل قسم کہانیوالوں کی بات نہ مانو افسوس ہے کہ مسلمان اسپر عمل نہین کرتے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے یورپ میں قسم کہانا بڑی بدتہذیبی سمجھی جاتی ہے۔ ایڈنبرا کے ایک ہوٹل میں دستور ہے کہ جہاں کسی گاہک یا مہمان نے کسی بات پر قسم کہائی اسکو ایک صندوقچہ مین ایک پنی ڈالنا پڑتا ہے وہاں کے ہوٹل بھی اخلاق کی تعلیم دیتے رہین اور ہمارے یہاں کی عام سوسائٹیاں بھی اسکی پرواہ نہین کرتین مسجدین جو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہین وہاں بھی شور و شغب برپا رہتا ہے۔

کورٹ آف وارڈس کا راحت بخش قانون دنیا کو اسلام نے عطا فرمایا ہے اور قرآن کریم نے یتامی اور نادان اور کم عقل لوگوں کے اموال کی حفاظت کا انتظام فرمایا ہے امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ جہاں مسلمانوں نے اور بہت سی خیر و خوبی کی باتونکو ترک کردیا اسپر بھی عمل نہ رہا اور اسکا نتیجہ ہے کہ آج کروڑوں روپیہ کی مسلمانوں کی جایدادیں محض اس بے انتظامی اور عدم نگرانی کی وجہ سے ضایع ہوچکی ہین اور ہورہی ہین۔ خلیفہ **فاروق اعظم** رض کے وقت میں ایسے اموال کی توفیر کے لئے یہ بھی انتظام کیا گیا تہا کہ اسے تجارت مین لگا دیتے تھے۔ مسلمانوں نے اس اصل کو چھوڑا مگر **تاج برطانیہ** نے اسکو اپنے آئین مین داخل کرکے بہت فائدہ پہنچایا ہے سال گذشتہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ۷۸ ریاستیں کورٹ کے نیچے تھیں جن مین سے ایک واگذار ہوکر تین جدید داخل ہوئیں۔ ان ریاستوں کا مجموعی رقبہ ۶ ۱۳۴۷۱۵ ایکڑ اور آمدنی ۹۶ ۱۹۲۲۱ روپیہ تہی۔ گورنمنٹ کے اس انتظام سے ریاستہائے زیر کورٹ کی بہت بڑی اصلاح اور انکی آمدنیوں میں جائدادوں میں توفیر اور روسا کی حالت میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ اگر نیامی اور علم اقتصاد سے ناواقف احمدیوں کی جایدادوں کا انتظام کرنے کی طرف توجہ کرے تو قوم پر بہت بڑا احسان ہے۔ مین سمجھتا ہوں صدر انجمن تو اس کار خیر کے لئے ضرور آمادہ ہوگی اور اسے کوئی عذر نہ ہوگا۔ بلکہ جہانتک میرا علم ہے انجمن کے ماتحت ایک یتیم کی جائداد زیر انتظام ہو رہی کیونکہ اسنے پسند کیا تہا کہ انجمن کے ہاتھ میں رہے لیکن اس کام کے لیے انجمن کرنیکا قوم کا فرض ہے۔ اگر لوگ اپنی معاملات مین اس امر کا التفات نہ کرین۔ غالباً تو انجمن اس میں دخل دے سکیگی۔ یا اس سوال پر غور کرسکیگی ؛

لیکن اگر لوگ نہ چاہین تو وہ کسی کی جائداد کی نگرانی کرے۔ پھر جو لوگ چاہتے ہین کہ ان کے املاک اور اموال انکے بعد ضایع نہ ہوں اور نابالغ اور کم عقل بچے اسکو تباہ نہ کرین۔ انہیں اس قاعدہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور خدا کی مجید کتاب میں یہ اصل نقش ہے ؛

کہلی چھٹی کا جواب

الحکم مورخہ ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۷ء میں مینے مخالفوں کی اس کرتوت پر کچھ لکھا تھا جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں انہوں نے اختیار کر رکھی ہے کہ جہاں دلائل اور حجج سے کام نہیں چلتا۔ وہاں افترا سازی سے کام لیتے ہیں۔ مینے اس معیوب اور نہایت ہی ذلیل طریق مخالفت سے انہیں روکا۔ اور اس فعل کی شناعت ظاہر کی ہے اسمیں حضرت مفتی صاحب کے اس تازہ افترا کا بھی ذکر تھا۔ جو انہوں نے ایک فرضی خط کے ذریعہ اخبار وکیل کے کالموں میں کیا ہے۔ اسکے ضمن میں مینے نقاش صاحب سے اپنے اخبار پڑہنے والوں کو انٹروڈیوس کیا ہے۔ اس سے بیزار ہوکر معزز ہم عصر زمیندار نے جنکے وہ خلف ارشد ہیں میرے نام اپنے اخبار میں ایک کہلی چھٹی شایع کی ہے میں انکا شکر گذار ہوں۔ کہ درد گردہ کی شکایت کے باوجود انہوں نے یہ تکلیف اٹھائی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفا دے (آمین)

مجھے افسوس ہے کہ منشی سراج الدین صاحب کو میرے اس مضمون نے یہ تکلیف دی کہ انہیں کہلی چٹھی لکھنے پر مجبور کیا مگر وہ غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ در اصل اس تکلیف کا موجب ظفر علیخان ہی ہے۔ نہ وہ اس قسم کا خانہ ساز خط لکھتا اور نہ مجھے پبلک ضرورت پڑتی۔ کہ اسپر کچھ لکھوں۔ اسلئے وہ مجھے معذور سمجھکر ظفر علیخان کو ہدایت کریں گے دا گر ماننے والا ہو) کہ آیندہ ایسی تحریروں سے احتراز کرے جو متانت اور ثقاہت سے گری ہوئی ہوں۔ فسانہ کی ایڈیٹری کرتے کرتے اسے یہ ہرگز زیبا نہیں۔ کہ ایک قوم کے مسلم ہادی اور مقتدا امام پر افترا کرے

بہرحال میں منشی صاحب کی اس چٹھی کی رسید دیتا ہوں اور انہیں اگلی اشاعت میں انشاء اللہ جواب دونگا کہ وہ تندرست ہوکر پڑھنے کے قابل ہوسکیں ؛

تقریر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

بمقام لاہور بموقع جلسہ پیغام صلح

(۲۱- جون ۱۹۰۸ء)

کسی گذشتہ اشاعت میں ایک تقریر حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی ہدیہ ناظرین کی گئی تھی۔ عنوان بالا کے نیچے جو تقریر ذیل میں درج کیجاتی ہے یہ اسی دن اور اسی موقع پر جب کہ احمدی احباب مختلف شہروں سے پیغام صلح کے جلسہ کی تقریب پر جمع ہوئے تھے حضرت مولانا موصوف کے تقریر کرچکنے کے بعد جناب ڈاکٹر صاحب نے . . . . . . نہایت دردمندانہ الفاظ میں بیان فرمائی۔

خلاصہ تقریر

غرض ہے کہ حضرت امامنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا جو صدمہ تمام احمدی قوم کو ہوا۔ اسکے بیان کی ضرورت نہیں مگر ایسے مشکل وقت میں جو قوت اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا کی اسکے واسطے جتنی خدا کی شکرگذاری کریں ضروری ہے۔ ہم اسکی شکرگذاری کا حق ادا نہیں کرسکتے پہلے جب کبھی ہم اس نظارہ کا خیال کیا کرتے تھے کہ اُس وقت کیا ہوگا۔ اور کیسا وہ وقت ہوگا۔ تو ہم میں سے ہر ایک کی یہی خواہش ہوا کرتی تھی۔ کہ

ہمارا جنازہ مسیح موعود پڑھے

مگر اللہ تعالیٰ کے ہر فعل میں ایک حکمت ہے اور اس کا کوئی کام خالی از حکمت نہیں۔ کبھی وہ محض ازراہ لطف اپنے بندوں کی عرضداشت کو قبول کرتا اور مان لیتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے اگرچہ حضرت اقدس کی وفات کا صدمہ ہم نے دیکھا ہے مگر خدا کا احسان اور فضل ہے کہ آخری خدمت کا موقع بھی اُس نے ہمیں دیا۔ اور وہ ہم میں سے ایسے وقت اٹھایا گیا جب کہ وہ ہم سے راضی تھا اور اپنی پوری رضامندی کا اظہار کرکے گیا ہے۔ آپ کا آخری الہام بھی یہی تھا الرحیل ثم الرحیل۔ والموت قریب۔ اس سے پہلے آپ کو علم تھا کہ واصنع الفلک باعیننا ووحینا اسی علم کے مطابق اس رحیم کریم انسان نے کشتی بنائی اور سلسلہ بیعت جاری کیا۔ اور چار لاکھ انسان کو اس طوفان بے تمیزی سے جو ضلالت اور فسق و فجور کے رنگ میں دنیا کو گھیرے ہوئے تھا۔ اسنے نجات دی۔ ایسے پاک محسن اور شفیق روحانی باپ کی جدائی کا صدمہ طبعاً ہمیں ہونا چاہیے تھا مگر ہم اس کامیابی پر جو آپ کو عطا فرمائی خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمارے امام کو دنیا سے ایسی حالت میں واپس بلایا جب کہ وہ اپنا تمام کام کرچکا تھا۔ جس کیواسطے وہ مبعوث ہوکر آیا تھا۔

اور پھر میں آپ لوگوں کو بھی مبارکی دیتا ہوں۔ کہ آپ لوگ کیسے خوش قسمت ہیں کہ جس امام کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ نے اقرار کیا تھا کہ

ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے

اور کہ امام کی محبت میں ایسا خاص اثر اور نمونہ دکھائیں گے کہ ہمارے کسی دنیوی رشتہ میں اس کی نظیر نہ پائی جاتی ہے سو آپ لوگ اپنے اس اقرار میں پکے اور وعدے کے سچے نکلے۔ اور آپ کا امام آپ سب سے راضی گیا اور بارہا حضرت امام نے اس خوشنودی مزاج کا اظہار بھی کیا۔

اب جب کہ ہمکو حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صحبت میں رکھکر مدارج روحانی طے کرائے اور ہماری روح کی نجات دل کی صفائی اور خدا تک پہنچانے کے واسطے بڑے سوز و گداز سے خدا کے حضور التجائیں کیں محنتیں اٹھائیں اور وہ ایسا خیرخواہ تھا کہ ہمارے والدین بھائی بہن اور نہ کوئی اور رشتہ دار ایسی خیرخواہی اور غمگساری ہرگز ہرگز نہیں کرسکتے اس نے ہم پر ایسے احسان کئے کہ ہمارا ذرہ ذرہ اس کے احسانات کا گرویدہ ہے کسی پہلو میں بھی ہم اس ابر رحمت کی نظیر نہیں پاسکتے اگر تمام عمر بھی اس کے احسان کا شکریہ ادا کرنے کی کوشش کریں تو ممکن نہیں ہم ہلاکت کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے اس نے آکر ہمارا ہاتھ پکڑا۔ اور اس ہلاکت سے بچا لیا۔ ہمارے دل جب دنیا کے گندے ناپاک عقاید اور سفلی اور مادی خیالات کے جذام میں مبتلا ہوچکے تھے کہ اُس نے آکر شربت صحت پلایا۔ اور طرح طرح کی دواؤں سے اس نے ہمارے دلوں سے شرک اور دہریت کے گندے مواد کو خارج کیا اور ان کی جگہ نور ایمان اور یقین اور معرفت آلہی کا حقیقی جام پلا کر ایسا مومن بنادیا کہ . . .

آسمان پر بھی ہمارا نام مومن رکھا گیا۔

اب وہ محسن اور مربی تو ہم سے جدا ہوگیا اس نے جو کچھ کرنا تھا کرگیا اب بھی آپ کی روح ہمارے واسطے دعاؤں میں ہے چنانچہ حضور علیہ السلام بہتوں کو خواب میں ملتے ہیں تین چار بار مجھے بھی ملے ہیں اور تسلی دی ہے کہ مت گھبراؤ۔ گھبرانے کا وقت نہیں ہے۔ مت سمجھو کہ میں مرگیا ہوں نہیں بلکہ میں زندہ ہوں میں تو قبر میں داخل ہونے سے پہلے ہی زندہ کیا گیا تھا۔ پس اے عزیزو! دوستو اور بھائیو! وہ روح جب کہ اس جسم خاکی کے حجاب میں تھی تو اسوقت زمین پر سے عرض معروض کرکے نصرت کراسکتی تھی تو پھر اب تو وہ خود بہ نفس نفیس خدا کے حضور میں حاضر ہے اب وہ ہمارے لئے کیا کچھ نہ کرائے گی ضرور ہے کہ اب خدا کی تائید اور نصرت اور اس کے فضل اور رحمت کی تجلیات پہلے سے دہ چند ہوجاویں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ پہلے سے ہی ہم لوگوں کو یہ وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ قدرت ثانی قدرت اول سے بڑھکر ہوگی۔ چنانچہ آج کا جلسہ اور اس کی کامیابی آپ کے ان کلمات کی عظمت اور شوکت اور اس وعدہ کا ابتدائی زینہ ہے پس اسی سے آپ لوگ اندازہ لگاسکتے ہیں کہ خدا کی تائیدات کس شوکت سے اور خدا کی نصرتوں کا خود کیسی رونق سے اور خدا کے رحمت اور فضل کی بارشیں کس کثرت سے حضور علیہ السلام کے ہاتھ کے لگائے ہوئے باغ کی آبپاشی کریں گے۔

مبارک ہو تجھ کو اے قوم کہ تو بوجہ اپنی نیکی اور صداقت کے ممتاز ہوچکی ہے۔ احمدیت کی مہر لیکر تیرا ایک کم سن بچہ بھی غیر احمدیوں سے معتبر مان لیا گیا ہے جو قدر اور عظمت اور اعتبار تیرے ایک فرد کے منہ سے نکلی ہوئی بات کا کیا جاتا ہے وہ تیرے مقابلہ میں دوسروں کو ہرگز نصیب نہیں دنیا جان چکی ہے کہ احمدی جھوٹ نہ بولے گا لہٰذا اسکی بات ضرور سچی مانی جاتی ہے دنیا جانتی ہے کہ احمدی قوم صلح اور امن کا پتلا ہے۔

اب جب کہ اس پاکباز مامور من اللہ اور مزکی انسان کے تم پر ایسے احسان ہیں۔ کہ اس نے دل صاف کیا لا انتہا رسم و رواج کی خطرناک پابندی کی زنجیروں کو گلے سے اتارا۔ خدا تک پہنچایا۔

آں خدائے کہ از و اہل جہاں بیخبر اند۔ بر من او جلوہ نمود از کرم است

وہ ہم میں سے ہر ایک پر ظاہر ہوا اور اسکی تجلیات کو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور غرض ہمیں وہ راہ بتائی۔ اور وہ رستہ چلایا کہ ہم خدا کے روبرو شرمندہ ہیں اور اس کی خلقت کے سامنے ہمیں شرمندگی ہے تو اب ہماری باری ہے کہ ہم ان انعامات اور احسانات کا شکریہ ادا کریں۔ لفظوں سے نہیں) بلکہ اپنے افعال سے اسکا اثر ہم تک ہی محدود نہ ہے بلکہ دوبارہ خدا وہیں عرش سے تصدیق فرماوے کہ واقعی ہم نے اسکو خوش کرلیا ہے اور جس طرح حضرت امام کی زندگی میں آسمان سے ہمیں مومن ہونے کا تمغہ ملا۔ اب بھی خدا کی خوشنودی مزاج کا پروانہ آجاوے اور دنیا بول اٹھے کہ واقعی سچا اسلام اسی قوم میں ہے مگر ہمارے اعمال خالصاً للہ ہوں۔ نہ کہ مخلوق کی خوشنودی کی غرض سے۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی پاک کلام میں اپنے پیارے رسولؐ کی زبان پر آخرین منہم لما یلحقوا بہم کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اب ہمیں آٹھوں پہر اس کوشش میں لگے رہنا چاہیئے کہ اس جماعت کے کارناموں کو پڑہیں ان کی کارگذاریوں کو دیکھیں اور پہر انہی کے نمونے کو اختیار کریں تا حقیقتاً ہم آخرین منہم ہونے کے مصداق ہو سکیں +

قرآن شریف کا نزول تمام وکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہو چکا تہا۔ جمع قرآن کا شرف اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کو عطا فرمایا اسی طرح یہاں بہی حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہٗ نے اپنی بیعت لیتے وقت اک خصوصیت کر دی ہے کہ قرآن و سنت کا پڑہنا پڑہانا۔ سننا اور سنانا اور اسپر عمل کرنا لازمی ہوگا اور کہ زکوٰۃ کا التزام خصوصیت سے کیا جاویگا اور کہ یہ ایمان و عمل اپنی ذات تک ہی محدود نہ رکھا جاوے بلکہ دوسروں تک بہی اسکو بطریق احسن پہنچانا لازمی ہوگا اور ایسا ہو کہ چراغ سے چراغ روشن ہوتے جاویں اور یہ سلسلہ ہمیشہ تک جاری رہے اسلام۔ جس کے معنے ہیں کہ اپنی خواہشات کو ترک کر کے خدا کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر لے لینا اور خود سے فنا ہو کر فنا فی اللہ ہو جانا اور ایک بکرے کی طرح گردن ڈال دینا۔ اس اللہ ہی پرستش کرنا اور اس کام کے واسطے مشکلات سے نہ ڈرنا اور ہر حالت میں قدم آگے ہی بڑہانا۔

غرض یہ وہ شرائط ہیں جن کا حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہٗ نے تجدید بیعت کے وقت آپ لوگوں سے عہد لیا ہے ان میں بعض وہ ہیں جو تزکیہ نفس اور اپنی ذات کیواسطے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا دنیا سے تعلق ہے پس جس طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ہر ایک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے تمام کاموں کا خود کو ذمہ وار بنا لیا تہا۔ اور ہر ایک یہی خیال لیکر کھڑا ہو گیا تہا۔ کہ گویا ان تمام کاموں کو اکیلا میں نے ہی کرنا ہے۔ اسی طرح اب بہی جتنا تک یہی احساس نہ ہو کہ ہم لوگ نہ دکھڑیں ہونگے اور ہم میں کا ہر ایک اپنے آپ کا حضرت مسیح موعود کا قائمقام نہ سمجہیگا۔ تب تک ہم بہی اس کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

پس

آج سے ہم پہلے ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ اس [illegible] آگ باد سے کہ گو احضرت مسیح موعود [illegible] جو کام ہمین [illegible] ہے وہ تنہا میں [illegible] کرتا

صاحبان قومی کمزوریوں کا اثر رسول کی کامیابیوں پر ہوا کرتا ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کی کمزوریوں ہی کی وجہ سے منزل مقصود پر نہ پہنچ سکے اور رستے ہی میں رہ گئے +

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا کے رسول حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کی طفیل ہم ایسی کمزوری دکہانے سے محفوظ رہیں۔ بلکہ صحابہؓ کی طرح ان تمام وعدوں کے پورا ہونے کے مورد اور مصداق بنیں۔ آمین +

بالآخر ایک اور بات جو میں عرض کرنی بہول گیا وہ یہ ہے کہ حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ ہم نے یہاں لاہور میں التزام کر لیا ہے کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کا باقاعدہ درس ہر روز شام کو ہوتا ہے اور تمام احمدی اس میں شامل ہوتے ہیں اور قدرت ثانیہ کے واسطے دعائیں بہی کی جاتی ہیں۔ لہذا تمام احمدی احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بہی اپنے اپنے شہروں میں شرائط بیعت کے مطابق درس قرآن اور حدیث جاری کریں اور اس کا پورا التزام رکہیں کسی کو یہ خیال درس قرآن سے روک نہ ہو کہ ان میں کوئی باقاعدہ سند یافتہ اور عالم فاضل مولوی موجود نہیں ہے قرآن شریف کے واسطے اللہ تعالےٰ نے شرط تقویٰ رکھی ہے تقویٰ ہونا چاہیئے قرآن اللہ تعالیٰ خود سکہا دیگا۔ واتقوا اللہ و یعلمکم۔ الرحمٰن علم القرآن ۔ شرط نیکی اور تقویٰ طہارت ہے۔ پس کسی نیک اور متقی بہائی کے سپرد یہ خدمت کردو۔ اللہ تعالےٰ خود اس کا متکفل ہوگا۔ اور خود ہی معلم۔

غور تو کرو بہلا آنحضرت صلے اللہ کچہہ لکہے پڑہے تہے؟ پس یقین جانو کہ جس نے اس کی زبان ہو ایسے علوم کا چشمہ جاری کیا اور دل میں ایسے معارف بہر دیئے کہ تمام جہان کے اولین و آخرین میں ان کمالات علوم کی نظیر ممکن نہیں تو پہر تم بہی اسی خدا کو اپنا معلم و متکفل بناؤ۔

بہرحال درس قرآن اور حدیث کو عملی رنگ میں قائم کریں اور اس کا التزام رکہیں اور ساتھ ہی خاتمہ پر قدرت ثانیہ کے واسطے مل جل کر اور دل سے دعائیں کی جاویں

بہیرہ کا متعصب سب انسپکٹر

میں نے اس سے پہلے ایک مختصر نوٹ بہیرہ کے ایک متعصب مسلمان سب انسپکٹر کے متعلق لکہا تہا۔ کہ اس نے ناجائز دباؤ سے وہاں کی احمدی جماعت کو محض اختلاف عقیدہ کے باعث سخت تنگ کیا ہے۔ اور انہیں ایک ایسا اقرارنامہ دینے پر مجبور کیا جو وہ نہیں دینا چاہتے تہے اور نہیں دے سکتے تہے میرا خیال تہا۔ کہ یہ متعصب سب انسپکٹر اپنے رویہ کو بدل لیگا اور اپنے فرض منصبی کو شناخت کریگا۔ احمدی جماعت محض دینی بنا پر کہتی ہے۔ اور کہے گی۔ کہ برٹش رعل کے ماتحت وہ امن اور سلامتی ہے کہ کسی مسلمان سلطنت میں بہی اسوقت نہیں مل سکتی۔ ایسے ہی مسلمان وہاں ہیں۔ جیسے بہیرہ کا سب انسپکٹر۔ معلوم نہیں اس شخص کو خونی مہدی کے عقیدہ نے ایسا اندہا کیوں کر رکہا ہے۔ کہ وہ غریب احمدیوں کے درپے آزار ہے۔ انہوں نے اس کے ظلم سے تنگ آکر وہاں کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر کے پاس ایک درخواست اس کے مظالم کے متعلق دی ہے اور صاحب موصوف نے دیوان بہاول جواہر لال صاحب کے پاس وہ مقدمہ بغرض تحقیقات دیا ہے لیکن میں معزز ہم عصر بدر کی اس رائے سے متفق ہوں اور صاحب بہادر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک سب انسپکٹر مذکور بہیرہ میں ہے احمدی جماعت اپنے ثبوت کو اطمینان کیساتھ پیش نہیں کر سکتی۔ اسلئے کہ پولیس کی حکومت گواہوں پر موثر ہوگی۔ اس لحاظ سے ضروری ہے کہ سب انسپکٹر کو وہاں سے تبدیل کر دیا جاوے پھر حقیقت کہل جائے گی۔ +

مجہے اس امر کے کہنے کی کچہہ بہی ضرورت نہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممبر ہر قسم کے فسادوں اور امن عامہ میں مخل امور سے مذہبی طور پر متنفر کر دیئے گئے ہیں اور ہمیشہ ایسے مقامات سے الگ رہتے ہیں۔ وہ گورنمنٹ کے زیر سایہ نہایت امن اور خاموشی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہر قسم کے ایجیٹیشن سے وہ بیزار اور جدا ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں۔ جن کا ثبوت واقعات دے رہے ہیں۔ اور پنجاب کے کسی ضلع کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان سے ناواقف نہیں پھر اس غریب اور بیکس جماعت کو دکھ دینے والے ان مخالف مسلمانوں سے بڑھکر کوئی نہیں یہ کیسی شرم کی بات ہے بہرحال اب جبکہ مقدمہ عدالت میں چلا گیا ہے مجہے اسکے متعلق زیادہ لکہنے کی ضرورت نہیں بجز اس درخواست کے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بہیرہ کو توجہ دلائی جاوے کہ وہ احمدیوں کو اپنے ثبوت کو پیش کرنے کے قابل بنانے کیلئے سب انسپکٹر موصوف کو وہاں سے بدل دینے کا انتظام کر دیں امید کیجاتی ہے۔ کہ اس واجب درخواست

قدرت ثانیہ کا ظہور

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال اور رفع قدرت ثانیہ کا ظہور اور نزول کا مقدمہ آیکش ہے اسلئے خود آنحضرت نے الوصیۃ میں فرمایا تھا۔ کہ

وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں ؟

لیکن میں جب جاؤنگا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیجیگا اس قدرت کے ظہور کے لئے آپ نے یہ بھی وصیت فرمائی تھی۔ کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وصیت کی تکمیل اور تعمیل کے لئے قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت خلیفۃ المسیح نے اخبارات میں اعلان کردیا ہے۔ کہ لوگ مل کر دعائیں کریں وہ اعلان سب احباب نے پڑھ لیا ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ اسپر بھی عمل کیا جاتا ہوگا۔ قادیان دارالامان میں اس مقصد کے لئے چند احباب نے مل کر ایک مجمع بنالیا ہے۔ جو ظہر اور مغرب کی نماز کے بعد دعا میں مصروف ہوتا ہے۔ اس مجمع کی اغراض میں مذاکرہ علیہ اور محبت و مواساۃ کا بڑھانا بھی رکھا ہے۔ اگرچہ یہ اغراض بظاہر ایسے اغراض ہیں۔ کہ ہر احمدی اقرار بیعت کیساتھ ان کو دینا فرض سمجھتا ہے مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے امور و رسل اور انکے خلفاء اور نواب جن امور کو اپنی بیعت یا تعلیم میں رکھتے ہیں وہ بے محل نہیں ہوا کرتی۔ حضرت خلیفۃ اللہ نے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا تو اس کی جڑھ سے بڑھی ہوئی دنیا پرستی تھی اور ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے جو اقرار بیعت میں اسکے ساتھ باہم محبت بڑھانے اور قرآن کریم کے پڑھنے کا اقرار لیا۔ تو اس کی جڑھ ان امور کی طرف کمی توجہ تھی اور ہے۔ یہ لوگ طبیب روحانی ہوتے ہیں جس مرض میں قوم کو مبتلا دیکھتے ہیں اسی کا علاج کرتے ہیں۔ میری اپنی سمجھ اور فکر میں یہی وہ سر ہے جو بعض احادیث کے مضامین میں رکھا گیا ہے۔ اور جو معترضین اور مخالفین کے لئے باعث ٹھوکر ہے۔ مثلاً ایک شخص کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے بڑی نیکی ماں باپ کی عزت بتاتے ہیں دوسرے کو ایسے ہی سوال کے جواب میں کوئی اور کام بتادیا جاتا ہے نادان اسکو اختلاف کہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ غور کرتے تو یہ چشمہ حکمت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال کا ثبوت جس مرض میں مبتلا کسی کو حضور نے پایا۔ اسکا نسخہ شفا اسکو دیدیا۔ اسی طرح یہ سنت چلی آتی ہے۔ باہم مودت و محبت اور مواساۃ کی ضرورت بہت تھی اور ہے۔ اس لئے خلیفۃ المسیح نے اسے اپنے اقرار بیعت میں داخل کرلیا۔ غرض حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل کی خاطر یہ انتظام کیا ہے۔ کہ وہ احباب جو شامل ہوسکیں۔ مل کر باقاعدہ ہر روز دعا کریں۔ اور اس طرح پر باہم محبت اور تعلق بھی بڑھتا رہے گا۔ محبت اور مواساۃ کو بڑھانے کے لئے یہ بھی تجویز کیا ہے۔ کہ یہ لوگ آٹھویں دن باہم ملکر کھانا کھاتے ہیں۔ اپنے اپنے گھروں سے کھانا لے آئے اور ایک جگہ بیٹھکر کھا لیا۔ اسی طرح ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک رہنے کو مستعد رہنا ضروری سمجھا گیا ہے اس تجویز کو حضرت خلیفۃ المسیح نے اگر عملی طور پر اسکی پابندی ہو بہت پسند فرمایا ہے اور فی الحقیقت کوئی شخص بھی نہیں ہوسکتا جو اسکو پسند کرے امید کی جاتی ہے کہ دوسرے شہروں میں احباب ایسا انتظام بطور خود کرلیں گے۔ بدھ وار اور جمعہ کی شام کو حضرت ام المومنین علیہا السلام نے اپنے ان بچوں کی دعوت کی

جزاہا اللہ احسن الجزاء +

بہرحال میرا مقصد اس نوٹ سے صرف یہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد اور ہدایت کے ماتحت ہم لوگوں کا فرض ہے کہ اس **قدرت ثانیہ کے ظہور کے لئے مل مل کر دعائیں کریں۔** اور باہم محبت اور مواساۃ کو بڑھائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین اس مجمع کے محرک حضرت میر ناصر نواب صاحب ہیں اللہ تعالےٰ اس نیک ارادے میں برکت دے آمین۔

سالانہ جلسے کے متعلق

باہر سے منشی محمد حسین صاحب چھاؤنی لاہور نے میری تحریک کی تائید کی ہے۔ اور اسپر ایک آرٹیکل لکھکر بھیجا ہے۔ جس کے شایع کرنے کی گنجایش نہیں اسکا خلاصہ اور اصل مقصد یہی ہے۔ کہ جو تحریک الحکم کے ذریعہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی خاطر کی گئی ہے۔ احباب عملی رنگ میں اسپر توجہ کریں۔ قادیان سے شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ارادہ کیا ہے کہ وہ بھی سالانہ جلسہ کی تقریب پر کچھ روپیہ جمع کرکے پیش کریں گے۔ یہ تحریک سرد نہیں ہونی چاہئے۔ میں نے جن احباب کا نام لیکر کسی گذشتہ اشاعت میں خطاب کیا ہے۔ وہ خصوصیت سے توجہ کریں +

مدرسہ دینیہ

مدرسہ دینیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار میں قایم کرنا تجویز ہوا ہے۔ اسکے متعلق مولوی محمد علی صاحب کی مندرجہ ذیل تقریر دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔

میں نے جولائی میں احباب کی خدمت میں چند امور پیش کئے تھے۔ اور آخیر جولائی تک ان کا جواب چاہا تھا۔ کہ مدرسہ دینیہ کے متعلق کوئی سکیم تجویز کی جائے۔ مگر اب تک مندرجہ ذیل کے احباب کی طرف سے اطلاع آئی ہے

(۱) جماعت شملہ۔ مبلغ ۳۱۵ یکمشت چندہ مدرسہ دینیہ کے لئے دیں گے اور مبلغ ... ماہوار مستقل مدد

(۲) جماعت کرنال ... یکمشت چندہ اس کے علاوہ کل ممبران اپنے موجودہ چندہ کو ڈیوڑھا کردیں گے زاید رقم دینی مدرسہ کے لئے مستقل مدد ہوگی۔

(۳) میرزا محمد شفیع از ڈیرہ اسمٰعیل خان عار روپیہ ماہوار مدد دیں گے پٹیالہ سے بھی جواب آیا ہے۔ مگر ہنوز تعیین چندہ نہیں ہوئی اور جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور و شیخ رحمت اللہ صاحب نے مددول اعانت کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کردیا اور اس طرح اس کارخیر میں ہر طرح سے سبقت کا فخر ان سب کو حاصل ہے۔ میں نے ۳۱ جولائی کے بعد ۱۶ دن تک انتظار کیا ہے مگر اور کہیں سے جواب نہیں آیا میں یہ جانتا ہوں کہ اسکی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر کا اور دیگر مدات کے چندوں کا بوجھ ہے مگر تاہم میں یہ خیال نہیں کرتا کہ ان تین جماعتوں اور ان تین احباب کے علاوہ باقی بڑی بڑی جماعتوں اور ذی وسعت احباب میں سے کوئی اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ سرگودہ سے کسی قدر رقم آچکی ہے اور قادیان میں بھی ایک معقول رقم جمع ہوئی تھی مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم جواب کے منتظر ہیں۔ اسلئے ابھی تک سب کمیٹی کوئی کام شروع نہیں کرسکی بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے کہ یہ چندہ کب سے دینا ہوگا۔ سو جملہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے یہ لکھا جاتا ہے کہ وہ جسقدر جلدی اسے شروع کرسکیں اچھا ہوگا۔ مدرسہ غالباً نومبر سے جاری ہوگا۔ مگر ابتدائی اخراجات لائبریری اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہیں۔ اور جسقدر رقم سرمایہ کے رنگ میں جمع ہوئی۔ وہ آیندہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی میں امید کرتا ہوں کہ جہاں جہاں جو جو کچھ احباب کرنا چاہتے ہیں۔ اسکی اطلاع ۳۱۔ اگست سے پہلے پہلے کردیں ورنہ مجبوراً جو اطلاع آچکی ہے اس پر تخمینہ تجاویز کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

خاکسار محمد علی از قادیان

۱۶۔ اگست ۱۹۰۸ء

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازالہ وساوس شیطان

وطن اخبار مورخہ ۲۴- جولائی ۱۹۰۸ء میں جو ایک مضمون بعنوان اسرار قادیان چھپا ہے جو میری نظر سے گذرا۔ اس مضمون نگار نے چند معمولی اور پرانے بوسیدہ اعتراض کر کے احمدیوں سے جواب چاہا ہے۔ جہانتک میں نے اعتراضات پر غور کیا ہے وہ وہ اعتراض ہیں جن کے جواب نہایت مشرح اور مفصل کئی بار الحکم کے گذشتہ نمبروں میں شائع ہو چکے ہیں ہماری مخالفین و معترضین انہی اعتراض کا بار بار دہرانا جبکہ ان کا جواب دیئے جا چکے اس امر کی دلیل ہے کہ درحقیقت ان کو ہرگز حق کی پیاس نہیں ہے۔ اور نہ وہ چاہتے ہیں کہ احقاق حق اور ابطال باطل ہو بلکہ وہ پرانے اعتراضات کرنے سے لباس پہنا کر حق کو چھپانا چاہتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ وہ لاکھ حق کی آگ پر چیتھڑوں کا سرپوش ڈھانپتے رہیں دنیا ان کی ملمع سازی سے تو بخوبی واقف ہو گئی اب وہ وقت آ گیا ہے کہ الباطل کو ہر ایک پہلو سے چکنا چور کیا جائے اور الحق اپنی پوری قوت اور طاقت سے دنیا پر تسلط کرے۔ سلسلہ حقہ کے مخالفین کی یہ بھی عجیب طرز ہے کہ جب ترکش میں کوئی تیر نہ رہا تو وہ ہمارے ہی چھوڑے پرانے اعتراض دہرانے لگے اگرچہ اس کے اس خستہ حالی پر رحم آتا ہے۔ مگر بقول شخصے ہارے کشتی و ہیچ اش نگہ داشتن کار خردمندان نیست۔ اسلئے ہم معترض صاحب کے نمبروار اعتراض لکھکر انکے جواب دیتے ہیں۔ اللھم رب زدنی علماً۔

مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کی غیر معمولی لیاقت کو تسلیم کرنے میں یقیناً کسی کو تامل نہ ہوگا۔ مخالفین اسلام کو دندان شکن جواب دینا انہی کا حصہ تھا۔ گورنمنٹ کی اطاعت کی پالیسی کو انہوں نے شروع سے مد نظر رکھا تھا۔ جب تک آپ اس دائرہ کے اندر رہے۔ سب اہل اسلام کو ان کی شان سے ہمدردی رہی انکو بڑی عزت کی نگاہوں سے دیکھتے رہے مگر جس وقت سے انکا ایک علیحدہ فرقہ قائم کرنے کا اور از خود مسیح بننے کا اور اپنے فرقہ کو دیگر اہل اسلام کی نماز با جماعت سے علیحدہ کر دینے کا خیال پیدا ہوا۔ تو اسوقت اہل اسلام سے ایک فریق مخالف پیدا ہو گیا۔

یہ اعتراض محض منہاج نبوت کی ناواقفیت سے معترض کے دل میں پیدا ہوا۔ اسکو واضح ہو۔ کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر ہے ایسا اعتراض خود معترض کے لئے خطرناک ہے جو تمام انبیاء پر گذر کر سیدنا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچتا ہے کیا اسکو معلوم نہیں ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوئے نبوت سے پیشتر تمام اہل مکہ امین اور مامون اور صادق مانتے تھے اور جب تک آپ اس دائرہ کے اندر رہے سب اہل مکہ کو آپ سے کمال ہمدردی رہی اور انکو بڑی عزت کی نگاہوں سے دیکھتے رہے مگر بقول معترض نعوذ باللہ جب ان کو ایک علیحدہ فرقہ قائم کرنے اور از خود نبی بننے اور اپنے فرقہ کو علیحدہ کرنے کا خیال آیا۔ تو اس وقت سے تمام اہل مکہ مخالف ہو گئے۔ اور آپکو مفتری اور کذاب اور جادوگر اور بجائے محمدؐ کے کم بخت مذمم کہنے لگے معترض صاحب کو یاد رہے کہ خدا کے کسی صادق مرسل پر اعتراض کرنا آسان نہیں ہے جب وہ کسی ایک سے انکار کریگا۔ تو سب کا انکار لازم آئے گا۔ اگر معترض کے نزدیک اسکا یہ اعتراض کچھ وزن دار ہے تو وہ خود انصاف کرلے کہ جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وارد ہوتا ہے اسی حیثیت سے انکے آقا و مخدوم حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر تطبیق پاتا ہے اگر معترض صاحب سلسلہ حقہ کے رسائل ملاحظہ فرما لیتے تو ان پر ان سے سارے بیہودہ اعتراضات کی حقیقت کھل جاتی مگر مشکل یہ واقع ہو رہی ہے کہ انکے بزرگ اور پیشوا مولوی صاحبان نے فتوے دے رکھا ہے کہ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کتب یا رسائل دیکھے گا کافر ہو جائے گا ہم معترض صاحب کے اس دلیری اور ہمت پر ہزار آفرین کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے بلا خوف اپنے پیشوایان کے ہم پر مہربانی کرکے حضرت اقدس علیہ السلام کی نسبت لکھدیا کہ آپ کے مسیح موعود کو ہم کاذب و دجال ہرگز نہیں کہتے بلکہ ایک لائق مسلمان۔ جزاکم اللہ۔ اگرچہ ہمیں ضرورت نہ تھی کہ اس اعتراض کے جواب میں اور لکھیں مگر اپنے سادہ معترض کے تشفی کیلئے یہ ضرور خیال کرتے ہیں۔ کہ اسکو بتا دیں کہ الٰہی سنت کچھ اس طرح واقع ہوئی ہے کہ مامور من اللہ کے زیر بعثت سے پیشتر دنیا کی نظر میں وہ نہایت مکرم اور معظم ہوتا ہے اور خلقت اسکی نہایت ثناخوان اور مداح ہوتی ہے جیسا کہ آپ نے بھی حضرت مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے مگر جب وہ خدا کی طرف سے مامور ہو کر از راہ ہمدردی دنیا کو اسکی غلطی سے مطلع اور ہلاکت سے بچانے کی کوشش کرتا ہے اندھی دنیا بوجہ نا عاقبت اندیشی اس کی جان و آبرو کی دشمن ہو جاتی ہے اور اس کو قتل یا نابود کرنے کی فکر میں لگ جاتی وہ جو دنیا کا حامی اور رہنما خدا کی طرف سے ہو کر آتا ہے اسی کو گمراہ مفتری کذاب اور ساحر دجال کہنے لگتے ہیں تب وہ بامر الٰہی طیب کو خبیث سے جدا کرتا ہے جسکو احمق اور نادان تفرقہ خیال کرتے ہیں حالانکہ اس تفرقہ میں ایک اعلیٰ قسم کی وحدت ہوتی ہے اور یہ خیال معترض کا بالکل لغو اور بے دلیل ہے کہ مرزا صاحب خود مسیح موعود بن گئے اگر آپ کو اس وعید کی جو مفتری علی اللہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمائی ہے خبر فرمائی ہوتی تو یہ وسوسہ ہرگز آپکے دل میں پیدا نہ ہوتا۔ اللہ تعالےٰ مفتری کو ہرگز مہلت نہیں دیتا بلکہ خود اسکو ہلاک کر دیتا ہے حضرت مرزا صاحب خود مسیح موعود ہرگز نہیں بنے بلکہ الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم اللہ تعالےٰ نے انکو عین ضرورت کی وقت مسیح و مہدی کر کے بھیجا اور جسقدر علامات اور نشانات اسکے شناخت اور صداقت کے لئے اللہ تعالےٰ نے اسکے رسول اور حضرت نبی کریم صلی اللہ نے فرمائی تھی اول سب کا وقوعہ ہوا۔ مثلاً خاص نشان رمضان شریف میں چاند گرہن اور سورج گہن کا ہونا زلزلہ اور طاعون کا واقع ہونا اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چھٹے ہزار کے اخیر میں مسیحیت کا پیدا ہونا صدی کے سر پر دعوے کرنا دریاؤں کا چیرا جانا اخباروں اشتہاروں کی کثرت دجال کا خروج مذہب اسلام کا غلبہ وغیرہ وغیرہ پھر ہزارہا خارق نشانات اور معجزات اور غیب کی پیشگوئیاں حضور انور علیہ السلام سے ظہور میں آ کر آپ کی صداقت پر گواہ ہیں۔ ایسی حالت میں یہ کہنا کہ خود مسیح بن گئے معترض کے صدرہا لاعلمی یا ہٹ دھرمی ہے۔

(۱) مرزا صاحب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں کہ میں مشابہت تام اور مماثلت شدید کی وجہ سے مسیح ابن مریم کا مثیل ہی ہوں اب ہر شخص کے نزدیک مثیل اپنے اصل سے فائق نہیں ہو سکتا۔

لاریب حضرت اقدس مرزا صاحب حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے مشابہت تام اور مماثلت شدید رکھتے ہیں اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ معترض کا یہ کہنا بالکل خدا کے پاک کلام کے خلاف ہے کہ مثیل اپنے اصل سے فائق نہیں ہو سکتا۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے بموجب آیت کریمہ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیتا ہے تو کیا آپکے خیال و عقاید کے بموجب حضرت نبی کریمؐ اپنے اصل یعنی موسیٰ علیہ السلام سے فائق تر نہیں ہو سکتے حالانکہ حضور انور تمام انبیاء کے سرور ہیں اور حضرت موسیٰ سے کہیں افضل اور برتر ہیں۔ پس مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر اور برتر ہے۔ اسلئے مثیل عیسیٰ عیسیٰ سے بڑھکر ہے۔

مرزا صاحب نے حضرت عیسےٰ مرگئی اس پیشگوئی کو از رو قال اللہ یا عیسی ابن مریم یا نبی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم

اپنی ذات خاص پر چسپان کردیا ہے۔ اور اس واقعہ پر مرزا صاحب پر یہ الہام بھی قابل غور ہے جسمیں اسقدر اعلیٰ اسے مقام محمود کا وعدہ فرمایا ہے۔ **انت منی بمنزلة اولادی وانا منک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً** معترض کو اس قسم کے پریشان کیا۔ ان الہامات سے حضرت اقدس مسیح موعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائی صفات پائی میں شریک پائے جاتے ہیں۔ معترض کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے کہ حقیقی طور پر کوئی بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات قدسیہ سے مساوات نہیں رکھتا بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ ملائکہ کو اس جگہ برابری کا دم مارنے کی گنجائش نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نسبت ہو مگر یہ بات حضرت اقدس حجة اللہ کے الہامات ایک قسم کی شراکت ظاہر کرتے ہیں انکا سر یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس بنا پر کہ تا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات ہمیشہ ہوں انکی فضیلت کا زندہ ثبوت قائم رہے اور حضور کے اور مقبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم کرتی رہیں اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے۔ کہ بعض افراد امت محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت صلے اللہ کی متابعت اختیار کریں۔ اور خاکساری سے اللہ کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنی نفس سے گئے گذرے ہو جائیں انکو خالی اور صفا شیشہ پا کر اپنی رسول صلے اللہ کی برکات انکے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ آپ کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ برکات یا آیات ان سے صدور پاتی ہیں حقیقت میں ان تمام تعریفوں کا مرجع تمام اور ان تمام برکات کا مصدر کامل رسول کریم ہی ہوتے ہیں مگر چونکہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اتباع کی بہت سے اس شخص نورانی کے لیے وجود باجود یا جود حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بمثل ظل کے ٹھہر جاتا ہے۔ اسلئے جو کہ اس شخص مقدس میں انوار اللہ پیدا ہوتے ہیں یہ امر مدارج اور مراتب پر منحصر ہیں جس جس قدر کوئی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں بڑھتا جاتا ہے اسی قدر یہ اس میں منعکس ہوتا جاتا ہے اور یہ بدیہی امر ہے کہ سایہ میں وہ تمام وضع اور انداز ظاہر ہوتی ہے جو اس کے اصل میں ہوتی ہے۔ ہاں سایہ اپنی ذات میں قائم نہیں اور حقیقی طور پر کوئی فضیلت اس میں موجود نہیں۔ بلکہ جو کچھ اس میں موجود ہے۔ وہ اسکے شخص اصلی کی ایک تصویر ہے جو اسمیں نمودار اور نمایاں ہے۔ اب اس امر کا بیان کرنا خالی از منفعت نہیں ہے۔ کہ چونکہ مسیح موعود وہ شخص ہوا ہے جو شدت متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باعث ایسا فانی فی الرسول ہوا کہ وہ مہدی ہونے کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آیا گویا جمیع افراد امت محمدیہ میں سے شدت متابعت اسکو حاصل ہوئی۔

پس لازمی طور پر مسیح موعود کے مکالمات اور محامد اور صفات اللہ تعالےٰ نے وہی بیان کئے جو اوس کے اصل صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں جبکا یہ ظلل واقع ہوا۔ جو صوفیوں کی اصطلاح میں بروز کہلاتا ہے۔ اس طریق انعکاس انوار سے جو بطریق افاضہ دائمی نفوس صافیہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے جسکا اکمل فرد مسیح موعود ہوا ہے۔ فائدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال تام بطور ظاہر ہوتا کیونکہ جس چراغ سے چراغ روشن ہو سکتا ہے اور ہمیشہ ہوتا ہے وہ ایسے چراغ سے بہتر ہے جس سے دوسرا چراغ روشن نہ ہو سکے۔ اور پھر اس سے امت محمدیہ کا کمال اور حقیقت دوسری امتوں پر ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اسمیں افاضہ دائمی موجود ہے۔ جو دوسری امتوں میں نہیں ہے۔ اور پھر حقیقت اسلام کا ثبوت ہر وقت تازہ رہتا ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے کیونکہ اوس کے انوار و برکات ایسے نہیں ہیں جن کا گذشتہ زمانہ پر حوالہ دیا جاوے۔ بلکہ اب بھی وہ برکات اور انوار اس طرح موجود ہیں جو دوسرے مذاہب میں نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو آپ کی بڑی بڑی تعریفیں کیگئیں انکا سر یہ ہے کہ تا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی تاثیر دنیا کو معلوم ہو جائے۔ اور حضرت خاتم النبیین کی شان بزرگ پر دنیا کو اطلاع ملے کہ اس آفتاب عالیجناب کے کیسی اعلےٰ درجہ کی تاثیریں ہیں۔ جسکا اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے۔ اور کسیکو عارف کے درجہ تک پہونچاتا ہے اور کسی کو آیة اللہ اور حجة اللہ کا درجہ عطا فرماتا ہے۔ اور محامد اللہ کا مورد ٹھیراتا ہے۔ غرض یہ ایک لطیف اور لذیذ سر ہے جسکو معترض نے اعتراضات کی شکل میں ظاہر کیا۔ معترض کے لیئے اعتراض اوس وقت وارد ہو سکتے ہیں جبکہ حضرت مسیح موعود جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے علیحدہ ہو کر اپنے لئے کوئی خاص منفعت تجویز کرتے۔ در اصل جسقدر الہامات حضرت مسیح موعود کی تعریف میں ہیں اوسنے فی الاصل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی عظمت اور شان معلوم ہوتی ہے۔ ؎

احمد اندر جان احمد شد پدید۔ اسم من گردید آن اسم وحید

پھر اگر معترض نیک بینی سے غور کرتا تو ایسے وساوس اوسکو پراگندہ نہ کرتے۔

تیرہ سو برس ہوئے کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں نصاریٰ کی تردید میں بہت دفعہ فرما چکا۔ کہ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے بلکہ اس کو کفر میں داخل کردیا۔ اور سورہ اخلاص بھی **لم یلد ولم یولد** ہی فرما چکا۔ مگر مرزا صاحب تیرہ سو برس کے بعد فرماتے ہیں کہ میں خدا کی اولاد ہوں اور خدا مجھ سے ہے۔ افسوس افسوس معترض کے دل میں اگر کچھ بھی خدا ترسی ہوتی۔ یا تعصب اور حق پوشی کی تاریکی اسپر چھائی ہوئی نہ ہوتی تو عمداً حق سے چشم پوشی کر کے حضرت اقدس پر یہ الزام نہ لگاتا حضرت صاحب علیہ الاولاد پر یہ نوٹ لکھتے ہیں۔

یاد رہے کہ خدا اولاد سے پاک ہے نہ اسکا کوئی شریک ہے۔ نہ بیٹا ہے۔ اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں لیکن یہ فقرہ اس جگہ از قبیل مجاز اور استعارہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا ہے اور فرمایا ید اللہ فوق ایدیہم ایسا ہی بجائے قل یا عباد اللہ کے قل یا عبادی بھی کہا اور یہ بھی فرمایا۔ فاذکر اللہ کذکرکم آباءکم پس اس خدا کے کلام کو ہشیاری اور غور سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھکر ایمان لاؤ۔ اور اسکی کیفیت میں دخل مت دو اور حقیقت حوالہ خدا کرو۔ اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے باہم متشابہات کے رنگ میں بہت کلم اسکے کلام میں پایا جاتا ہے پھر اس سے ایسا نہ ہو کہ متشابہات کی پیروی کرو۔ اور ہلاک ہو جاؤ۔ اور میری نسبت میں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰہکم الٰہ واحد والخیر کلہ فی القرآن بمقدر تشریح کے بعد بھی اگر دانشمند اور عقل کا پتلا یہ سمجھے کہ مرزا صاحب نے ابن اللہ کا دعوےٰ کیا ہے۔ تو ہم بجز انا للہ وانا الیہ راجعون کے اور کیا کہیں۔ فقط۔ عاجز عبد الخالق احمدی از مظفر نگر

الحکم کے پچھلے فایل

الحکم کے پچھلے فایل بہت تھوڑی تعداد میں رہ گئے ہیں گذشتہ گیارہ سال کے الحکم میں جس قسم کے مضامین شائع ہوئے ہیں۔ انکی پسندیدگی میں کبھی شبہ نہیں کیا گیا حضرت حجة اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی بڑی بڑی تقریریں آپکے کلمات طیبات۔ مکتوبات اور مراسلات بزرگان ملت کے خطبے اور خطوط الہامات اور کشوف غرض ہر قسم کے مضامین کا وہ ایک بے نظیر اور بیش قیمت مجموعہ ہیں۔ اب ان پرچوں کا دوبارہ چھپنا آسان امر نہیں اسلیئے جو صاحب ان نایاب اور گراں قدر اخبارات کے شائق ہوں۔ وہ مجھ سے خط و کتابت کریں قیمت کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکے گا۔

ایڈیٹر الحکم قادیان

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا یہ جو آج کل تریباً [illegible] سو روپیہ تولہ پر فروخت ہوتا ہے اور ممیرے کا سرمہ دو روپیہ تولہ پر فروخت کیا جاتا ہے میرے پاس موجود ہیں [illegible] کوئی سندات پیش نہیں کرتا ہوں [illegible] حضرت مسیح الدین [illegible] نیر الاسلام اور دوسرے بزرگوں نے اسکو اصلی ممیرا تسلیم کر کے خرید فرمایا ہے۔ عام لوگوں کے نفع کیلئے اصلی ممیرا [illegible] تولہ پر اور اصلی ممیرا کا سرمہ [illegible] پر فروخت کرتا ہوں اور ساتھ ہی یقین دلاتا ہوں کہ اگر ممیرا اس اشتہار کے موافق مصدقہ نہ ہو تو میں قیمت واپس کرونگا [illegible] کے اظہار کیلئے یہی ایک امر کافی ہے۔

نوٹ۔ [illegible] قسم کی لنگی دکلاہ بھی مل سکتی ہے۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان دارالامان

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیٹ یعنی ور کشمیر کی لکڑی کے ہمراہ مینڈل کا کین اور دو ربڑ کے [illegible] پایہ ہر قیمت [illegible] کرکٹ بیٹ سیٹ یعنی ور کشمیر کی لکڑی کیس مینڈل دو ربڑ کے [illegible] نہایت عمدہ [illegible] کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی - ہینڈل میں ایک بڑا در کین ہوگا [illegible] معمولی پریکٹس کیلئے ہے۔

[illegible] کرکٹ بیٹ [illegible] کیوا کو درست [illegible] فٹ بال عمدہ [illegible] اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار [illegible] فٹ بال عمدہ [illegible]

کرکٹ بال [illegible] نہایت عمدہ اور مضبوط [illegible]

[illegible] رلبیں

المشتہر مستری نظام الدین سٹھیر یالکوٹ

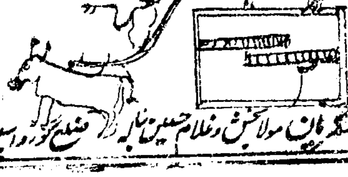
سارٹیفکیٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال ازقسم کرکٹ بیٹ پریکٹس اور کٹ وفٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے قابل تعریف پایا میں اس کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں۔

نیاز مند۔ حاکم عیسے ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجان پور ضلع کانگڑہ

آٹا پیسنے کا خراس

یہ خراس آٹا پیسنے کی مشین تمام ہندوستان میں چلتی ہیں۔ آٹا فی گھنٹہ ۲۰ سیر کہنہ پیس جاتا ہے

قیمت مسعہ لول قسم [illegible] - دوم [illegible] آنہ آسے پر خراس وی۔ پی کیا جاتا ہے۔



منگوانیکا پتہ مولا بخش وغلام حسین نابہ [illegible] ضلع گورداسپور

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپکی طبیعت درست نہ ہو اس کو کچھ بھی نہیں بلکہ کوئی شکایت ہو تو اپنے دل سے خود یہ سوال کیجئے کہ آیا دن میں ایک مرتبہ دست صاف ہوجاتا ہے۔ اگر یہ بات نہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈون کی ناشتہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلز) کھا لیجئے۔ دوسرے روز صبح آپ کو دست صاف ہوگا اور بیشتر کی نسبت آپکو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے۔ اس کو بخوبی سمجھا جائیگا۔ کہ کیونکر قبض کرنے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکایات ہیضان۔ [illegible] بخار یا تپ [illegible] سوء ہضمی۔ پٹھوں کی کمزوری۔ جسم کی [illegible] امراض قلب یعنی دل دھڑکنا یعنی چکر آنا۔ درد سر۔ نفخ۔ [illegible] ڈکاریں آنا۔ اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی۔ تو خون کثیف ہو جاتا ہے۔ اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب۔ ہر وقتی ڈون کی ناشتہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلز) نباتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکور الصدر مرضوں کو مٹاتی ہیں۔ کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلے اجزا کو آنتوں میں سے نکالتی ہیں۔ جگر کو قوت عطا کرتی ہیں۔ صفرا یعنی پت کو اچھی طرح بہاتی ہیں جسم کو پاک و صاف کرتی ہیں۔ اور مرد عورت اور بچہ کو سادہ اور ہمیشہ کے لیے [illegible] ہیں۔



قیمت ۱ر - اور ہر ایک ڈبیا کی شیشی میں ساٹھ گولیاں ہیں جو ہر روز استعمال کی گولیوں سے بیچی گئی ہیں۔ کل دوا فروشوں سے ملتی ہے یا [illegible] اور بانکر [illegible] کے پاس سے

ڈون کا مرہم - (ڈونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہوجاتی ہے۔ اور اگر وقت ایک ہی ڈبیا چاہئیں۔ بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سر بادہ [illegible] کیڑ [illegible] داد اور بدن کی سب طرح کی سوزش [illegible] اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس قیمت [illegible] فی ڈبیا۔

دو مفید رسالے

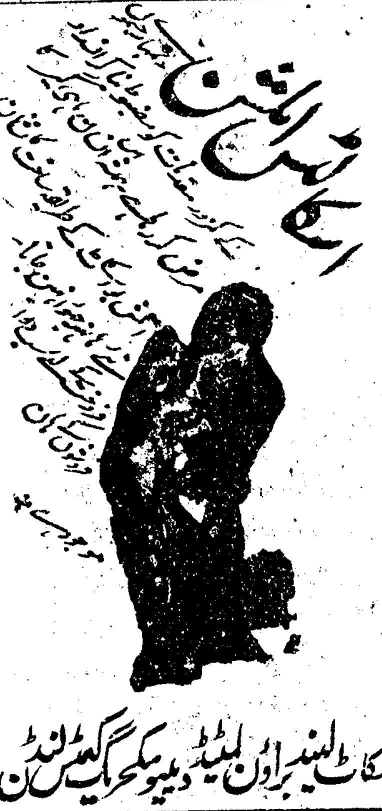
رسالہ ثبوت وجود خداتعالیٰ کی ہستی پر ایک دہریہ کے اعتراضات کا لطیف اور فلسفیانہ جواب جس میں آریہ سماج کے بعض اصولوں کی حقیقت بھی کھولکر بتائی ہے قیمت (۲) رسالہ تدبیر اس میں مسئلہ تقدیر کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور تقدیر اور تدبیر کے فلسفہ پر بحث کی گئی ہے قیمت [illegible] دونوں رسالے بٹالہ ضلع گورداسپور منشی حسین بخش اپلیڈ [illegible] سے ملتے ہیں

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشتو دخلق [illegible] کے واسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہو تو حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جس کی کمیشن وسنافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں۔ اس تریاق بینظیر و سریع الاثر مجرب المجربات کی تاثیر ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنیسے طاعون وغیرہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اگر بتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اسکے چند قطرات ٹپکاتے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کی جائے تو سرور و بخار جلد [illegible] اور سرسام [illegible] خطرہ کا فور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہوجاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بشرط صفائی اقرار عدم اخبار کے اوا سے فیس اسکا ادا کرنا ہی سکھایا جاتا ہے قیمت فی شیشی [illegible] مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہونگے یا ایجنٹ بننے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں بنصف قیمت۔

نوٹ۔ جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں۔ نمونہ زراجرت سے مطلع فرماویں۔

المشتہر مسیح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور



اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ دیلیو سکر گیٹ لنڈن